روزنامہ
الفضل

FD-10
ٹیلیفون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 6 جون 2009ء 12 جمادی الثانی 1430 ہجری 6 احسان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 125

پڑھنے والا گروہ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک دن گھر سے مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو حلقے بنے ہوئے ہیں- کچھ لوگ تلاوت قرآن اور دعاؤں میں مصروف ہیں اور کچھ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں- اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا دونوں گروہ نیک کام کر رہے ہیں جو لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں اور دعائیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں دے اور چاہے تو نہ دے اور جو لوگ پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں تو خدا نے مجھے معلم اور استاد بنا کر بھیجا ہے- پھر آپ اس پڑھنے والے گروہ میں جا کر بیٹھ گئے-

(سنن ابن ماجه المقدمه باب فضل العلماء حديث نمبر 225)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہی زمانہ ہے کہ جس میں ہزار ہا قسم کے اعتراضات اور شبہات پیدا ہوگئے ہیں اور انواع اقسام کے عقلی حملے......... پر کئے گئے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے وان من شیء الا .... (الحجر :22) یعنی ہر ایک چیز کے ہمارے پاس خزانے ہیں مگر بقدر معلوم اور بقدر ضرورت ہم ان کو اتارتے ہیں۔ سو جس قدر معارف وحقائق بطون قرآن میں چھپے ہوئے ہیں جو ہر ایک قسم کے ادیان فلسفیہ وغیر فلسفیہ کو مقہور ومغلوب کرتے ہیں ان کے ظہور کا زمانہ یہی تھا۔ کیونکہ وہ بجز تحریک پیش آمدہ کے ظاہر نہیں ہو سکتے تھے۔ سو اب مخالفانہ حملے جو نئے فلسفہ کی طرف سے ہوئے تو ان معارف کے ظاہر ہونے کا وقت آ گیا اور ممکن نہیں تھا کہ بغیر اس کے کہ وہ معارف ظاہر ہوں ...... تمام ادیان باطلہ پر فتح پا سکے کیونکہ سیفی فتح کچھ چیز نہیں اور چند روزہ اقبال کے دور ہونے سے وہ فتح بھی معدوم ہو جاتی ہے۔ سچی اور حقیقی فتح وہ ہے جو معارف اور حقائق اور کامل صداقتوں کے لشکر کے ساتھ حاصل ہو۔ سو وہ یہ فتح ہے جو اب......... کو نصیب ہو رہی ہے۔ بلا شبہ یہ پیشگوئی اسی زمانہ کے حق میں ہے اور سلف صالح بھی ایسا ہی سمجھتے آئے ہیں۔ یہ زمانہ درحقیقت ایسا زمانہ ہے جو بالطبع تقاضا کر رہا ہے جو قرآن شریف ان تمام بطون کو ظاہر کرے اور جو اس کے اندر مخفی چلے آتے ہیں .... یہ بات ہر ایک فہیم کو جلدی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اللہ جل شانہ' کی کوئی مصنوع دقائق وغرائب خواص سے خالی نہیں اور اگر ایک مکھی کے خواص وعجائبات کی قیامت تک تفتیش وتحقیقات کرتے کرتے جائیں تو بھی کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ تو اب سوچنا چاہئے کہ کیا خواص وعجائبات قرآن کریم کے اپنے قدر وانداز میں مکھی جتنے نہیں۔ بلاشبہ وہ عجائبات تمام مخلوقات کے مجموعی عجائبات سے بہت بڑھ کر ہیں اور ان کا انکار درحقیقت قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کا انکار ہے کیونکہ دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے صادر ہو اور اس میں بے انتہا عجائبات نہ پائے جائیں .... وہ نکات وحقائق جو معرفت کو زیادہ کرتے ہیں وہ ہمیشہ حسب ضرورت کھلتے رہتے ہیں اور نئے نئے فسادوں کے وقت نئے نئے پر حکمت معانی بمنصۂ ظہور آتے رہتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ قرآن کریم بذات خود معجزہ ہے اور بڑی بھاری وجہ اعجاز کی اس میں یہ ہے کہ وہ جامع حقائق غیر متناہیہ ہے مگر بغیر وقت کے وہ ظاہر نہیں ہوتے۔ جیسے جیسے وقت کے مشکلات تقاضا کرتے ہیں وہ معارف خفیہ ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ دیکھو دنیوی علوم جو اکثر مخالف قرآن کریم اور غفلت میں ڈالنے والے ہیں کیسے۔ آجکل ایک زور سے ترقی کر رہے ہیں اور زمانہ اپنے علوم ریاضی اور طبعی اور فلسفہ کی تحقیقاتوں میں کیسی ایک عجیب طور کی تبدیلیاں دکھلا رہا ہے اور کیا ایسے نازک وقت میں ضرور نہ تھا کہ ایمانی اور عرفانی ترقیات کے لئے بھی دروازہ کھولا جاتا۔ تا شرور محدثہ کی مدافعت کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی۔ سو یقیناً سمجھو کہ وہ دروازہ کھولا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے ارادہ کرلیا ہے کہ تا قرآن کریم کے عجائبات مخفیہ اس دنیا کے متکبر فلسفیوں پر ظاہر کرے۔

(ازاله اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3ص 464تا467)

باقاعدہ تلاوت قرآن کریں

سفارشات شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

خلفائے کرام کے ارشادات کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو وہ علمی معیار بڑھانے کے ضامن ہیں۔ مثلاً ہر بالغ احمدی قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ پھر ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اگر جماعت اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے کوشش کرے تو یقیناً علمی معیار بلند ہوگا۔

”سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو“

”تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں“

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 27)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

☆ ☆ ☆

سیکرٹریان مال کی خدمت میں ضروری گزارش

مالی سال کا اختتام ہو رہا ہے۔ لہٰذا سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ چندہ وصیت جمع کرواتے وقت تفصیل (حصہ آمد ، جائیداد)ضرور مہیا کریں۔ بلاتفصیل چندہ جمع نہ کروائیں ۔ تفصیل نہ آنے کی صورت میں چندہ تو جمع ہو جاتا ہے لیکن موصیان کے حسابات نامکمل رہتے ہیں اور ان کو بقایا کے خطوط جاتے رہتے ہیں جو دفتر اور موصیان کے لئے تکلیف دہ صورتحال ہے۔ ضلعی سیکرٹریان مال بھی اس امر کو ملحوظ خاطر رکھیں اور تفصیل ہمراہ ضرور برضرور بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

قادیان میں آنا

حضور نے ایک صاحب کو لکھوایا۔

قادیان آنا دو موقعوں پر بڑا ضروری ہوتا ہے۔ ایک جلسہ کے موقعہ پر۔ وہ خاص برکات کے نزول کا اور وعظ ونصیحت اور دوستوں سے ملنے کا موقع ہوتا ہے اور ایک کسی ایسے موقعہ پر جب لوگوں کا زیادہ ہجوم نہ ہو۔ تاکہ ذاتی تعارف پیدا ہو سکے۔ ہجوم کے دنوں میں اتنی فرصت نہیں ہوتی کہ ہر شخص سے الگ الگ ملاقات کی جائے۔ یا اس کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ پس دونوں ہی موقعوں پر آپ کو ایک دفعہ آنا چاہئے۔ ایک دفعہ میں اس لئے کہتا ہوں۔ کہ اکثر ایک دفعہ آکر پھر آتے ہی رہتے ہیں۔

گھر میں نماز پڑھنا

ایک دوست نے لکھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ گھر میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ کہ ایک شخص آیا اور آتے ہی کہا۔ کہ گھر میں نماز نہ پڑھو۔ اس طرح نماز کی قدر لوگوں سے جاتی رہتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب میں فرمایا۔ "یہ خواب بہت صحیح ہے۔ اس کے متعلق میں نے بار بار جلسہ پر اور متعدد موقعوں پر توجہ دلائی ہے۔"

ڈراما

ایک دوست نے دریافت کیا کہ خالص اخلاقی ڈراموں کو عملی طور پر دکھانا جائز ہے یا ممنوع اور کیا اس سے امکان ہے کہ لوگوں پر اخلاقی طور سے اچھا اثر پڑے۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ ڈراما تو ایک نقل ہے اور نقل کبھی اخلاق پر اچھا اثر نہیں ڈال سکتی۔ دوسرے کی نقل سے حقیقت مٹتی ہے، نہ کہ قائم ہوتی ہے۔ کوئی ڈراما کرنے والا آج تک اخلاق کے اعلیٰ مقام پر ثابت نہیں ہوا۔

غیر احمدی والدین سے سلوک

ایک دوست نے لکھا۔ میں احمدی ہوں اور میرے والدین کا میرے ساتھ مذہبی تخالف ہے۔ حضور ان سے سلوک کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

جواب میں لکھوایا دنیاوی طور پر ہر طرح سے سلوک کریں اور دین کے معاملہ میں ان کو سمجھاویں اور اپنی نیکی اور محبت اور والدین کی خدمت کا ایسا نمونہ دکھاویں کہ ان کو ماننا پڑے کہ آپ نے احمدی ہو کر کچھ حاصل کیا ہے۔

وعدہ ایفائی

ایک صاحب نے لکھا۔ میرا ایک بھانجا جو غیر احمدی ہے اور احمدیت کا سخت دشمن ہے۔ مجھے بہت دکھ دیتا ہے۔ میں نے غیر احمدی ہونے کی حالت میں اس سے وعدہ کیا تھا کہ اس کو ایک مربع زمین دوں گا۔ اب اس کے متعلق کیا کیا جاوے۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ وعدہ کا توڑنا جو خدا اور رسول یا حکومت کے حکم کے خلاف نہ ہو سخت جرم ہے۔ خواہ جس سے وعدہ کیا جائے وہ ابو جہل کی طرح بھی ہو تب بھی اپنا وعدہ پورا کریں اور اس کو مربع دے دیں۔

نام کے ساتھ احمدی لکھنا

ایک دوست نے لکھا میں اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھتا ہوں۔ بعض لوگ عداوت سے افسروں کو میرے خلاف برانگیختہ کر دیتے ہیں۔ کیا میں لکھنا چھوڑ دوں۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ اگر کوئی شروع سے نہ لکھے تو کچھ حرج نہیں۔ لیکن ڈر کر چھوڑنا ٹھیک نہیں۔

تجدید بیعت

ایک دوست نے لکھا میں عرصہ 8 سال سے احمدی تھا۔ مگر قریباً تین سال سے میری عملی حالت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ اب میری غفلت دور ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ توجہ دلائی ہے۔ کیا میں دوبارہ بیعت کروں۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ دعا کروں گا۔ بیعت جب تک انسان توڑے نہیں۔ تجدید کی ضرورت نہیں۔ آپ استغفار کریں اور آئندہ کے لئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ جس قدر اس زندگی میں دین کا کام ہو غنیمت ہے۔

(الفضل 18 دسمبر 1922ء)

وکلاء وقف عارضی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"بعض ایسے پیشہ والے ہیں جن کو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں۔ وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علوم قرآنی کے لئے وقف کر سکتے ہیں۔"

(الفضل 10 اگست 1966ء)

شمائل احمد

اس کو کوئی کچھ نہ کہے یہ معذور ہے

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود 1892ء میں لاہور تشریف لے گئے ایک شخص نے پیچھے سے آکر حضرت مسیح موعود پر حملہ کر دیا۔ اور آپ کی کمر میں ہاتھ ڈال کے آپ کو گرا دینا چاہا۔ حضرت سنبھل گئے اور خدام نے اسے پکڑ لیا۔ وہ اپنی زبان پر بے قابو تھا۔ جو منہ میں آتا کہہ رہا تھا۔ حضرت کے خدام کو سخت طیش آیا۔ اور مخدومی حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب کو تو سخت غصہ آیا۔ اور قریب تھا کہ وہ حملہ آور کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ حضرت نے خدام کے اس جوش کو دیکھا۔ آپ کو اس کی حرکت کا ذرا بھی خیال نہ آیا۔ فرمایا جانے دو معذور ہے اور سخت تاکیدی حکم دیا۔ کہ کوئی اس کو کچھ نہ کہے۔ اور ہرگز نہ چھیڑے۔ اس کو لوگوں نے پکڑ لیا تھا۔ حضرت روانہ ہوئے اور خلاف عادت ہر دو چار قدم کے بعد مڑ کر دیکھتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ دیکھو کوئی کچھ نہ کہے یہ معذور ہے۔ اور اسی طرح اپنے مکان میں آپ پہنچ گئے۔ اس کو چھوڑ دیا گیا اور وہ پھر پیچھے آیا اور مکان کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی تقریر کرتا رہا۔ مگر حضرت بار بار تاکید فرماتے تھے کہ اس کو کچھ نہ کہا جاوے صبر کرنا چاہئے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ یہ محض حضور کی قوت قدسی کا اثر تھا۔ ورنہ اس وقت خدام میں ایسا جوش تھا۔ کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ اس واقعہ کی نوعیت پر غور کرو۔ ایک شارع عام پر ایک شخص مجنونانہ حملہ کرتا ہے اور زبانی ایذا رسانی کا کوئی دقیقہ باقی نہیں دیتا۔ حضرت کو اس وقت پوری قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ کہ اس سے انتقام لیں اور اس کو اپنی شرارت کا مزہ چکھانے کے لئے خدام اپنی جان کی قیمت دینے کو تیار ہیں۔ اور اگر اس قسم کا کوئی عمل بھی نہ ہوتا تب بھی اس کو قانونی سلوک سے سزا دلائی جا سکتی تھی۔ مگر حضرت نے اس کی اس مجنونانہ حرکت پر کچھ بھی نوٹس نہ لیا۔ اور اپنے جذبات رحمت وشفقت کا نمونہ دکھایا۔ اور کامل حوصلہ اور حلم سے اس ساری تکلیف کو پی گئے۔

ایک دنیادار سر بازار اپنے اوپر اس قسم کا حملہ دیکھ کر خدا جانے کیا کر گزرتا۔ وہ اپنی عزت وآبرو اپنے درجہ اور مقام کے بتوں کو دیکھتا ہوا مر جاتا۔ اور جوش میں جو جائز ہوتا اندھا ہو جاتا۔ مگر حضرت مسیح موعود اس واقعہ پر سے ایسے گزر گئے کہ گویا کچھ بھی تو نہیں ہوا۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود ص 442)

مکرم حافظ مظہر احمد طیب صاحب

تعارف کتب

حضرت مسیح موعود

حقیقۃ الوحی

جامع جمیع دلائل وحقائق جس کا مطالعہ ازحد ضروری ہے

ویسے تو حضرت مسیح موعود کی تالیف کردہ ہر تصنیف ہی اپنے اندر بے شمار روحانی خزائن اور عجیب اثر لئے ہوئے ہے لیکن حقیقۃ الوحی ایک غیر معمولی رنگ رکھتی ہے۔ پھر اس کتاب کے مطالعہ کی حضور نے بہت تاکید فرمائی ہے۔ بلکہ مختلف مذاہب کو اس کے مطالعہ کیلئے تین تین مرتبہ قسم دی ہے۔ اس کتاب کی تاثیر اور اہمیت کا اندازہ حضور کے اقتباسات سے لگایا جا سکتا ہے۔ اس کتاب میں حضور نے وحی والہام کی حقیقت اور سچے اور جھوٹے ملہم کو پرکھنے کی کسوٹی بیان فرمائی ہے۔ کہ سچا ملہم اپنے ساتھ بڑے غیر معمولی نشانات رکھتا ہے اسی تسلسل میں آپ نے عظیم الشان نشانات اس کتاب میں درج فرمائے ہیں۔ یہ عظیم الشان کتاب 15 مئی 1907ء کو شائع ہوئی اس طرح آج اس کتاب کو تصنیف ہوئے 100 سال ہو چکے ہیں ہمیں نہ صرف خود اس کتاب کا مطالعہ کر کے اپنے ایمانوں کو تازہ کرنا چاہئے بلکہ دوسروں کو بھی مطالعہ کیلئے دینی چاہئے۔

وجہ تالیف

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

بعد ہذا واضح ہو کہ مجھے اس رسالہ کے لکھنے کیلئے یہ ضرورت پیش آئی ہے کہ اس زمانہ میں جس طرح اور صدہا طرح کے فتنے اور بدعتیں پیدا ہوگئی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ایک بزرگ فتنہ پیدا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کس درجہ اور کس حالت میں کوئی خواب یا الہام قابل اعتبار ہو سکتا ہے اور کن حالتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ وہ شیطان کا کلام ہو نہ خدا کا۔ اور حدیث النفس ہو نہ حدیث الرب۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 3)

اس کتاب کا اثر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یاد رہے کہ یہ کتاب جو جامع جمیع دلائل وحقائق ہے اس کا اثر صرف اس حد تک ہی محدود نہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا اس میں دلائل بینہ سے ثابت کیا گیا ہے بلکہ اس کا یہ بھی اثر ہے کہ اس میں (۔) کا زندہ اور سچا مذہب ہونا ثابت کر دیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 2)

ترتیب مضامین

اس کتاب کے آغاز میں حضور نے وحی والہام کے مضمون کو کھولنے کیلئے چار ابواب باندھے ہیں۔ پہلے باب میں ان لوگوں کا ذکر ہے جنہیں سچی خوابیں یا سچے الہام تو ہوتے ہیں لیکن ان کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسرے باب میں ان ملہمین کا ذکر ہے جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق تو ہے لیکن کوئی خاص تعلق نہیں۔ تیسرے باب میں ان لوگوں کی علامات درج کی گئی ہیں جو خدا تعالیٰ سے اکمل اور اصفیٰ طور پر وحی پاتے ہیں اور کامل طور پر ان کو مکالمہ ومخاطبہ کا شرف حاصل ہے پھر چوتھے باب میں حضور نے اپنے بارہ میں تحریر فرمایا ہے کہ ان تین مراتب میں سے حضور کو کون سا مرتبہ حاصل ہے اور آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید ومولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 65)

پھر حضور نے بہت سے اعتراضات اور سوالوں کے جوابات دیئے اور نصرت الٰہی کے 208 نشانوں کو اس میں بیان فرمایا جن میں بہت سے قبولیت دعا کے نشانات ہیں بہت سے مباہلہ کے نشانات ہیں جن میں لوگوں نے آپ کو جھوٹ پہ یقین کرتے ہوئے چیلنج کیا مگر وہ خود حضور کی زندگی میں ذلت کی موت مر کر اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے اور حضور کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر گئے، بعض نشانوں میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مریضوں کی اس مسیح کے ذریعہ مسیحائی فرمائی۔ بہت سی پیشگوئیاں حضور نے اس کتاب میں درج فرمائی ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

اور یاد رہے کہ ہم نے محض نمونے کے طور پر چند پیشگوئیاں اس کتاب میں لکھی ہیں مگر دراصل وہ کئی لاکھ پیشگوئی ہے جن کا سلسلہ ابھی تک ختم نہیں ہوا اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 407)

اس کتاب کے آخر میں حضور نے عربی زبان میں دو ابواب پر مشتمل ایک رسالہ الاستفتاء کے نام سے لکھا جس میں آپ نے اپنے دعاوی اور ان کے ساتھ غیر معمولی نصرت اور تائیدات الٰہیہ کا ذکر کر کے یہ استفتاء کیا کہ ایسے شخص کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے جو جھوٹا ہونے کے باوجود ترقی پہ ترقی کر رہا ہے۔ پھر حضور نے اپنے الہامات لکھ کر ان کے منجانب اللہ ہونے کا دعویٰ دہرایا ہے اور فرمایا کہ اس رسالہ کا مقصد اتمام حجت ہے اس مضمون کو آپ نے یوں منظوم فرمایا۔

ہے جہاں میں کوئی کاذب لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار
یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس مضمون کا اصل مقصد تو اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس کے مطالعہ کی طرف توجہ دلانا ہے۔

چند اہم نشانات

درحقیقت تو ساری کتاب ہی نشانات سے پر ہے چند نشانات حضور کے الفاظ میں بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

میں جناب الٰہی میں یہی التجا کر رہا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح تباہ کیا جاؤں اور اگر میں صادق ہوں تو خدا میری مدد اور نصرت کرے۔ اس بات کو گیارہ برس گزر گئے جب یہ مباہلہ ہوا تھا۔ بعد اس کے جو کچھ خدا نے میری نصرت اور مدد کی میں اس مختصر رسالہ میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ جب مباہلہ کیا گیا تو میرے ساتھ صرف چند آدمی تھے جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے اور اب تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ میری بیعت کر چکے ہیں اور مالی مشکلات اس قدر تھے کہ بیس روپیہ ماہوار بھی نہیں آتے تھے اور قرضہ لینا پڑتا تھا اور اب میرے سلسلہ کی تمام شاخوں سے قریباً تین ہزار روپیہ ماہواری آمدنی ہے اور خدا نے اس کے بعد بڑے بڑے قوی نشان دکھلائے۔ جس نے مقابلہ کیا آخر وہ تباہ ہوا۔ جیسا کہ ان نشانوں کے دیکھنے سے جو محض بطور نمونہ اس جگہ لکھے گئے ہیں ظاہر ہوگا کہ خدا نے کیسی کیسی میری مدد کی۔ ایسے ہی ہزارہا نشان نصرت الٰہی کے ظاہر ہو چکے ہیں جو صرف ان میں سے اس قدر بطور نمونہ اس جگہ لکھے گئے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22)

چھہترواں نشان۔ براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے ......یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا۔ اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اس وقت کا الہام ہے کہ جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دیدی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ وہ اپنے مالوں سے بکلی دست بردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کریں تو وہ طیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے تو نے ان دلوں کو ایسے پر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 240,239)

استجابت دعا کا نشان

حضور فرماتے ہیں۔

یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کیلئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں۔ کیونکہ استجابت دعا سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بندہ کو جناب الٰہی میں قدر اور عزت ہے۔ اگرچہ دعا کا قبول ہو جانا ہر جگہ لازمی امر نہیں۔ کبھی کبھی خدائے عزوجل اپنی مرضی بھی اختیار کرتا ہے۔ لیکن اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ مقبولین حضرت عزت کیلئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ بہ نسبت دوسروں کے کثرت سے ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کوئی استجابت دعا کے مرتبہ میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 334)

غیر معمولی دعائیں

حضور نے اس عظیم الشان تصنیف کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

اب ہم اسی قدر پر کتاب کو ختم کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے چاہتے ہیں کہ اپنی طرف سے اس میں برکت ڈال دے اور لاکھوں دلوں کو اس کے ذریعہ سے ہماری طرف کھینچے آمین۔ (صفحہ 407)

اب ہم نشانوں کو اسی قدر پر ختم کر کے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بہت سی روحیں ایسی پیدا کرے کہ ان نشانوں سے فائدہ اٹھاویں اور سچائی کی راہ کو اختیار کریں اور بغض اور کینہ کو چھوڑ دیں اے میرے قادر خدا میری عاجزانہ دعائیں سن لے اور اس قوم کے کان اور دل کھول دے اور ہمیں وہ وقت دکھا کہ باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائے اور زمین پر تیری پرستش اخلاص سے کی جائے اور زمین تیرے راستباز اور موحد بندوں سے ایسی بھر جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرا ہوا ہے اور تیرے رسول کریم محمد ﷺ کی عظمت اور سچائی دلوں میں بیٹھ جائے آمین اے میرے قادر خدا مجھے یہ تبدیلی دنیا میں دکھا اور میری دعائیں قبول کر جو

ہر یک طاقت اور قوت تجھ کو ہے اے قادر خدا ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ (صفحہ 603)

پھر 15 مارچ کے ایک اشتہار سے پتہ لگتا ہے کہ کس محنت، جانفشانی اور عرق ریزی سے حضور نے محض بنی نوع کی ہمدردی اور ان پر اتمام حجت کیلئے یہ ضخیم کتاب تصنیف فرمائی آپ فرماتے ہیں:۔

اب اس وقت اس تحریر سے میری غرض یہ ہے کہ میں نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کافی طور پر ہر ایک قسم کا ثبوت اپنے دعویٰ کے متعلق لکھ دیا ہے اور باوجود اس کے کہ میں ان ایام میں بباعث طرح طرح کے عوارض جسمانی اور بیماریوں کے متواتر دورے اور ضعف اور ناتوانی کے اس لائق نہ تھا کہ اس قدر سخت محنت اٹھا سکوں۔

تاہم میں نے محض بنی نوع کی ہمدردی کیلئے یہ تمام محنت اٹھائی۔ اس لئے میں اپنی عزیز قوم کے اکابر علماء اور مشائخ اور ان سب کو جو اس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر ان کو یہ کتاب پہنچے تو ضرور اول سے آخر تک اس کتاب کو غور سے پڑھ لیں۔.........اور میں انشاء اللہ بعض کو تو خود یہ کتاب بھیج دوں گا اور بعض دیگر کی نسبت میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر وہ قسم کھا کر لکھیں کہ قیمت کے ادا کرنے کی گنجائش نہیں تو میں بشرط گنجائش اور بشرط موجود ہونے کتاب کے ضرور ان کو اس شرط سے کتاب بھیج دوں گا کہ وہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر میری طرف تحریر کریں کہ وہ اول سے آخر تک ضرور کتاب کو پڑھیں گے اور نیز یہ کہ وہ نادار ہیں طاقت ادائے قیمت نہیں رکھتے اور میں دعا کرتا ہوں کہ جس شخص کو یہ کتاب پہنچے اور وہ خدا تعالیٰ کی قسم سے لاپرواہ رہ کر اور خدا کی قسم کو بے عزتی سے دیکھ کر کتاب کو اول سے آخر تک نہ پڑھے اور یا کچھ حصہ پڑھ کر چھوڑ دے اور پھر بدگوئی سے باز نہ آوے۔ خدا ایسے لوگوں کو دنیا اور آخرت میں تباہ اور ذلیل کرے۔ آمین

لیکن جو شخص اول سے آخر تک کتاب کو پڑھے اور خوب سمجھے اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ اب میں اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔ (صفحہ 613)

حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کی اہمیت

زندہ خدا

اے عزیزو! وہ قادر خدا جس کی ہم سب کو ضرورت ہے وہ (۔) نے ہی پیش کیا ہے۔ (۔) خدا کی قدرتوں کو ایسا ہی پیش کرتا ہے جیسا کہ وہ پہلے ظہور میں آئی تھیں۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ بغیر اس کے کہ خدا کی قدرتیں اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان ظاہر ہوں کوئی شخص خدا پر ایمان نہیں لا سکتا۔ یہ سب جھوٹے قصے ہیں کہ ہم پرمیشر پر ایمان لائے ہیں خدا کی شناخت کرانے والے اس کے نشان ہیں اور اگر نشان نہیں تو خدا بھی نہیں۔ پس اس لئے میں نے نمونہ کے طور پر محض ہمدردی کی راہ سے کتاب حقیقۃ الوحی کو تالیف کیا ہے اور میں آپ لوگوں کو اس پرمیشر کی قسم دیتا ہوں جس پر ایمان لانا آپ لوگ اپنی زبان سے ظاہر کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اول سے آخر تک میری اس کتاب کو پڑھو اور ان نشانوں پر غور کرو جو اس میں لکھے گئے ہیں۔ پھر اگر اپنے مذہب میں اس کی نظیر نہ پاؤ تو خدا سے ڈر کر اس مذہب کو چھوڑ دو اور (۔) کو قبول کرو۔ وہ مذہب کس کام کا ہے اور کیا فائدہ دے گا جو زندہ خدا تک زندہ نشانوں کے ساتھ رہبری نہیں کر سکتا۔ پھر میں آپ لوگوں کو اسی پرمیشر کی دوبارہ قسم دیتا ہوں کہ ضرور ایک مرتبہ میری اس کتاب حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک پڑھو اور سچ کہو کہ کیا آپ لوگ اپنے مذہب کی پابندی سے اس زندہ خدا کو شناخت کر سکتے ہیں۔ پھر میں تیسری مرتبہ اسی پرمیشر کی قسم دیتا ہوں کہ دنیا ختم ہونے کو ہے اور خدا کا قہر ہر طرف نمودار ہے ایک مرتبہ اول سے آخر تک میری کتاب حقیقۃ الوحی کو ضرور پڑھ لو۔ خدا تمہیں ہدایت کرے۔ موت کا اعتبار نہیں۔ خدا وہی خدا ہے جو زندہ خدا ہے۔ (صفحہ 66)

احباب کو مطالعہ کی تلقین

ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیں بلکہ اس کو یاد کر لیں کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکے گا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 235)

اے پڑھنے والے اس کتاب کے خدا سے ڈر اور ایک دفعہ اول سے آخر تک اس کتاب کو دیکھ اور اس قادر مطلق سے درخواست کر کہ وہ تیرے دل کو سچائی کیلئے کھول دے۔ اور خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ (صفحہ 598)

حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کے فوائد

میں نے جو کتاب حقیقۃ الوحی لکھی ہے اس کو جو شخص حرف بہ حرف پڑھ لے گا میں نہیں خیال کرتا کہ پھر وہ یہ خیال کرے کہ میں وہی ہوں جو اس کے خیال میں پڑھنے سے پہلے تھا۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 166)

حقیقۃ الوحی کے تین سو سے زائد صفحے لکھے گئے ہیں اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل لکھے گئے ہیں جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ اس کا بغور مطالعہ کریں جن لوگوں کو فرصت شوق اور فہم حاصل ہوگا اور اس کو بغور مطالعہ کرینگے ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی اور وہ پھر اس بات کے محتاج نہ رہیں گے کہ ایسے سوالات کے جوابات کسی سے دریافت کریں جماعت کے سب لوگوں کو چاہئے کہ یہ طاقت اپنے اندر پیدا کریں۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 61)

قسم دینے کی وجہ

کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اس کو پڑھ لیں دوسرے کی قسم کا نہ ماننا بھی تقویٰ کے برخلاف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسرے کی قسم پوری ہونے دی تھی اور حضرت عیسیٰؑ نے بھی دوسرے آدمی کی قسم کو پورا کیا تھا غرض ہم ایک نیک کام کے واسطے قسم دیتے ہیں کہ وہ (مخالفین ۔ ناقل) بلا سوچے سمجھے گالیاں نہ دیں اور مخالفت نہ کریں کم از کم ہمارے دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کر لیں خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں پھر ان کو معلوم ہو جائے گا کہ حق کس بات میں ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 167)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں بار بار ان نشانات کا مطالعہ کرنے اور ان کے ذریعہ اپنے ایمانوں کو بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

مکرم منور احمد خورشید صاحب۔ استاذ جامعہ احمدیہ یوکے

ڈاکٹر خلیل سینگاڈو (مرحوم) آف گیمبیا

گیمبیا میں فرافینی کے مقام پر ایک نہایت ہی بزرگ، تقویٰ شعار، دعاگو اور پانچ وقت نمازوں کے پابند ڈاکٹر صاحب رہتے تھے۔ ان کا پورا نام خلیل سینگاڈو صاحب تھا۔ چند سال پہلے ان کا وصال ہو گیا ہے۔

افریقہ کے جن ممالک تک میرا تعارف اور شناسائی ہے میرے علم کے مطابق دین کے لئے غیر معمولی مالی قربانی کرنے والوں میں آپ صف اول کے مجاہدین میں سے تھے۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ زکوٰۃ باقاعدہ نصاب کے مطابق ادا کرتے۔ علاوہ ازیں بینک سے جو رقم بطور سود ملتی وہ بھی من وعن اشاعت دین کی مد میں جماعت میں پیش کرتے تھے۔ فرافینی میں ہماری بیت زیر تعمیر تھی اور اس کی تعمیر میں مقامی کوشش زیادہ تھی۔ بیت کا ہال وغیرہ مکمل ہو گیا، نمازیں پڑھنی شروع کر دیں لیکن فنڈز نہ ہونے کے باعث احاطہ کی چاردیواری نہیں بن رہی تھی۔

ایک دن علی الصبح ڈاکٹر صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے چاردیواری ہمیں جلد بنوانی چاہئے کیونکہ جانور بیت کے احاطے میں داخل ہو جاتے ہیں جس سے بیت کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ میں نے فنڈز نہ ہونے کا بتایا تو کہنے لگے اس چاردیواری پر جتنا خرچ آئے گا وہ میں ادا کروں گا لیکن کسی کو اس کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ایک خاصا بڑا پراجیکٹ تھا۔ آپ نے اکیلے ہی اس کو مکمل کر دیا۔ یہ اخلاص، محبت اور قربانی مسیح موعود کی برکات کا فیض ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں ارفع جگہ عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1988ء میں گیمبیا تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق آپ نے فرافینی تشریف لانا تھا جہاں پر گیمبیا میں حضور کے دورہ کے دوران سب سے بڑا اجتماع متوقع تھا۔ اس نسبت سے مختلف احباب کو مختلف فرائض تفویض کئے گئے۔ ڈاکٹر سینگاڈو صاحب فرافینی جماعت کے اہم رکن تھے اور بہت ہی مخلص اور فدائی احمدی تھے اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی اعتبار سے پوری فرافینی جماعت سے زیادہ وسعت عطا کی ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں ان کا مکان بہت وسیع تھا جس میں سینکڑوں لوگ بیک وقت سما سکتے تھے۔ اس لئے جملہ خورونوش کے انتظام ان کے سپرد کئے گئے۔ لیکن ایسا اتفاق ہوا کہ اس روز جب حضور کی آمد کا پروگرام تھا صبح سویرے ڈاکٹر صاحب میرے پاس آئے اور بتایا کہ ان کے آبائی گاؤں میں ان کے بڑے بھائی فوت ہو گئے ہیں اور انہیں ہنگامی طور پر وہاں جانا ہے۔ یہ گاؤں فرافینی سے 40 کلومیٹر دور تھا۔ اس پر میں بہت فکرمند ہوا۔ میری پریشانی دیکھ کر کہنے لگے فکر نہ کریں میں ابھی ادھر جا رہا ہوں اور جلد واپس آ جاؤں گا۔ آپ اپنے گاؤں گئے، اپنے عزیزوں سے افسوس کیا۔ بھائی کی تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا کئے۔ آپ کے بھائی غیر احمدی تھے لیکن ڈاکٹر صاحب ہی ان کی مالی امداد کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ واپس آئے اور حسب معمول اپنے فرائض میں مشغول ہو گئے۔ اس طرح اجتماع میں کسی کو احساس تک نہ ہونے دیا کہ ان کے ہاں اتنا بڑا سانحہ پیش آ چکا ہے۔

حضور کامیاب پروگرام کے بعد آگے انجوار نامی قصبہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں خاکسار نے مکرم داؤد احمد حنیف صاحب (امیر و مشنری انچارج) سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ مکرم داؤد احمد حنیف صاحب نے حضور انور کی خدمت میں یہ واقعہ بغرض دعا ذکر کیا۔ اس پر حضور نے فرمایا آپ نے مجھے وہاں کیوں نہیں بتایا۔ اب واپسی پر سیدھے ان کے ہاں جائیں گے۔ چنانچہ حضور واپسی پر ان کی رہائش گاہ پر تشریف لائے اور ان کے اہل خانہ سے تعزیت کی۔

یہ واقعہ جہاں مکرم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی خلافت سے محبت اور سلسلہ سے وفا کا بہت دلرُبا نظارہ پیش کرتا ہے وہاں خلیفۂ وقت کی افراد جماعت سے محبت اور سلسلہ کے خدام کے لئے بے پناہ شفقت اور رحمت کے جذبات کی بھی عکاسی کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ خلیفۂ وقت کو اخلاص کی دولت سے مالا مال باوفا خدام بکثرت عطا فرماتا رہے اور ہم خلافت کی برکات سے ہمیشہ زیادہ سے زیادہ فیض پاتے رہیں۔ آمین۔

مکرم رضوان احمد افضل صاحب مربی سلسلہ سیرالیون

48واں جلسہ سالانہ سیرالیون

6تا8فروری 2009ء

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 6 تا 8 فروری 2009ءکوسیرالیون کا48واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

امسال بھی صدر مملکت کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی جسے صدر مملکت نے نہایت خوشی سے قبول کیا۔لیکن جلسہ سالانہ کے ایام میں بیرون ملک جانے کی وجہ سے جلسہ میں شمولیت نہ کر سکے۔انہوں نے جلسہ میں شمولیت کے لئے وزیر داخلہ آنرایبل داؤدا کمارا کواپنا نمائندہ مقرر کیا۔

جلسہ کے انتظامات کواحسن رنگ میں انجام دینے کے لئے کام کو 25 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔

جلسہ گاہ کی تیاری اور دوسرے انتظامات کے لئے تقریبا ایک ماہ قبل کا م کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔امسال بھی جامعہ احمدیہ سیرالیون کے طلباء نے جلسہ کے انتظامات میں بھرپور معاونت کی۔اللہ تعالیٰ تمام طلباء کو جزائے خیر دے۔آمین

امسال حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کو مرکزی مہمان کے طور پر سیرالیون بھجوایا تھا۔مکرم مبارک احمد طاہر صاحب کوسیرالیون میں 15 سال خدمات کی توفیق ملی ۔آپ نے بطور پرنسپل و مربی سلسلہ خدمات کی توفیق پائی۔

جلسہ سالانہ حسب سابق احمدیہ سیکنڈری سکول Bo کے کمپاؤنڈ میں منعقد ہوا۔مورخہ 4 فروری کو ہی جلسہ کے مہمان آنا شروع ہوگئے۔

5 فروری کو جوق در جوق احمدی گاڑیوں پر بینرز اور پوسٹرز لگائے مختلف اطراف سے Bo شہر میں داخل ہونا شروع ہوگئے۔شہر کی فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔جلسہ کی وجہ سے سارے شہر میں ایک خاص ماحول بنا ہوا تھا۔گاڑیوں میں سوار مردوزن بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہوئے اور نعرے لگاتے ہوئے کمپاؤنڈ کی طرف آرہے تھے۔

پہلا دن

6 فروری کو دس بجے جلسہ کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔مرکزی مہمان مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ محترم امیر صاحب سیرالیون نے سیرالیون کا جھنڈا لہرایا۔

چند لمحوں کے بعد صدر مملکت کے نمائندہ وزیر داخلہ آنرایبل داؤدا کمارا پہنچ گئے۔وزیر داخلہ کی آمد پر جلسہ گاہ نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔آپ کے ہمراہ بعض دوسرے منسٹرز اور ممبرز آف پارلیمنٹ بھی تشریف لائے۔

مہمانوں کے آنے کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا ۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ نے وزیر داخلہ اور ان کے وفد کے علاوہ آنے والے معزز مہمانوں کا بھی تعارف پیش کیا۔اس دوران وقفے وقفے سے فضا نعروں سے گونجتی رہی۔

ویلکم ایڈریس مسٹر کبیرو مانسرے پرنسپل جونیئر احمدیہ سیکنڈری سکول نے پیش کیا۔

محترم امیر صاحب سیرالیون صاحب نے مرکزی مہمان کا تعارف کروایا۔اس کے بعد آپ نے تمام آنے والے معزز مہمانوں کوخوش آمدید کہا۔

مرکزی مہمان مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا جوحضور انور ایدہ اللہ نے خاص طور پر اس موقع کے حوالے سے ازراہ شفقت ارسال فرمایا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ جلسہ روحانی برکات سے مالا مال ہے۔جلسہ کے شاملین میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں ۔ایک دوسرے سے پیار اور ایک دوسرے کا لحاظ اپنے اندر پیدا کریں۔ دعاؤں میں اپنے آپ کو مزید بڑھائیں۔اللہ کا خوف اپنے آپ میں پیدا کریں اپنے اعمال اور رویے میں نیکی پیدا کریں۔اس پیغام کے آخر پر مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نے سیرالیون کے ساتھ اپنی جذباتی وابستگی کا بھی ذکر فرمایا۔

سیرالیون پیپلز پارٹی کے نیشنل چیئرمین Alhaji U N S Jah نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سیرالیون بلکہ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کا وجود بنی نوع انسان کے لئے بہت مفید ہے۔آپ نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ سیرالیون میں ایجوکیشن کے میدان میں جو ترقی آج نظر آرہی ہے وہ جماعت احمدیہ کی ہی مرہون منت ہے۔

انٹر ریلجس کونسل سیرالیون کے چیئرمین Bishop J C Humper نے جماعت کے اس جلسہ میں ان کو دعوت دینے کا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یقینی طور پر یہ ایک بہت بڑی کانفرنس ہے۔انہوں نے جماعت کی ملک بھر میں سوشل اور ایجوکیشنل سروسز کا بھی ذکر کیا۔

اس کے بعد صدر مملکت کے نمائندہ وزیر داخلہ نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کو ملک کی سوشل، ریلجس اور اکنامک ڈویلپمنٹ میں نمایاں کردار ادا کرنے پر مبارکباد دی آپ نے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ کی کوششیں اتحاد، محبت اور بھائی چارے کا مکمل نمونہ ہیں ۔ایجوکیشن کے میدان میں جماعت کی خدمات کی نمایاں چھاپ ہے۔جماعت کے ملک بھر میں سب سے زیادہ سکول ہیں اور ان سکولوں سے ہونہار طلباء ملک وقوم کی خدمت میں مصروف ہیں۔ آپ نے دوسرے مشنز کو بھی توجہ دلائی کہ جماعت احمدیہ کے کام کے انداز اور نمونہ کو دوسرے مشنز کو بھی اپنانا چاہیے۔آپ نے گورنمنٹ آف سیرالیون کی طرف سے جماعت کو ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔سیرالیون میں ہمیشہ گورنمنٹ نے جماعت کی مدد کی ہے تاکہ جماعت اپنے اچھے کام جاری رکھے۔ آپ نے کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو اس قدر منظّم آج انہوں نے صرف جماعت احمدیہ کے پلیٹ فارم پر ہی دیکھا ہے۔آپ نے مزید کہا کہ جب سے انہوں نے سیاسی زندگی شروع کی ہے آج تک ایسی منظّم روحانی پُرجذب کانفرنس نہیں دیکھی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب سیرالیون نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اختتامی دعا کروائی ۔اس طرح پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس اجلاس میں وزیر داخلہ ، وزیر برائے Employment, وزیر اعلی ایسٹرن ریجن، Majority Leader in Parliament, نیشنل چیئرمین اپوزیشن پارٹی SLPP ، وائس چیئرمین PMDC پارٹی، تین سابق وزراء، ممبرز آف پارلیمنٹ، مئیر مکینی ٹاؤن سٹی کونسل، مئیر Bo ٹاؤن سٹی کونسل، میئر کینما ٹاؤن سٹی کونسل، ڈپٹی مئیر کینما ٹاؤن سٹی کونسل ،ڈپٹی میئر فری ٹاؤن سٹی کونسل(اس طرح چاروں صوبائی دارالحکومتوں کے مئیرز نے شرکت کی)، چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل Bo ٹاؤن، چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل کینما ٹاؤن، کونسل ممبرز آف کینما ٹاؤن ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر AIG پولیس کینما، LUC کینما ٹاؤن , Bo ٹاؤن، نیشنل چیئرمین سیرالیون ٹیچرز یونین ، ڈائریکٹر جنرل سیرالیون پوسٹ آفس، نیشنل چیف فائرفورس، پریذیڈنٹ انٹر ریلجس کونسل سیرالیون، جنرل سیکرٹری انٹر ریلجس کونسل، نمائندہ کیتھولک بشپ، نمائندہ میتھوڈسٹ بشپ، 14 پیراماؤنٹ چیفس، 13 قبائلی سردار، 30 سیکشن چیفس و ٹاؤن چیفس، چیف امام Bo ٹاؤن، چیفڈم چیف امامز، کے علاوہ تقریبا 250 سے زائد گورنمنٹ افسران اور مختلف طبقہ ہائے فکر کے معزز افراد نے شرکت کی۔

پہلے اجلاس کے بعد مہمان خصوصی نے شاملین جلسہ کے ساتھ نماز جمعہ میں شرکت کی ۔مہمانوں میں بعض عیسائی بھی تھے مگر سب نے نماز جمعہ میں شرکت کی ۔خطبہ جمعہ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب نے دیا۔ آپ نے دین حق ایک پر امن مذہب ہے کے بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں بہت احسن رنگ میں خطاب فرمایا۔

نماز جمعہ کے بعد تمام مہمانوں نے دوپہر کے کھانے میں شرکت کی۔

پہلا دن دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مکرم مبارک احمد طاہر صاحب مرکزی نمائندہ کی صدارت میں شروع ہوا۔تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب مربی سلسلہ نے کی اور پھر نظم پیش کی گئی۔

دوسرے سیشن میں معزز مہمانوں نے اپنے بیانات میں جماعت احمدیہ کی ایجوکیشن کے میدان میں خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں احمدیہ سکولوں کے طلباء اپنا مثبت کردار ادا کر رہے ہیں ۔ان میں وزراء بھی شامل ہیں اور مختلف ڈیپارٹمنٹس کے افسران بھی ہر ایک اپنی اپنی جگہ احمدیہ سکولوں سے سیکھنے والے ڈسپلن اور اچھی روایات کو قائم کرنے میں مصروف ہے۔

اس سیشن میں کل دو تقاریر ہوئیں ۔جن میں مولوی المامی احمد صاحب سیسے نے تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں کے عنوان پر بہت ہی عمدہ انداز میں تقریر کی۔

دوسری تقریر مکرم طاہر محمود عابد صاحب مربی سلسلہ نے جماعت احمدیہ کی انسانیت کے لئے خدمات کے حوالے سے تقریر کی۔

دوسرا دن پہلا اجلاس

اس دن پہلے اجلاس کا آغاز پونے دس بجے ہوا۔یہ اجلاس نائب امیر اول مکرم ڈاکٹر الحاج ادریس بنگورہ صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے ساتھ باقاعدہ آغاز ہوا۔

اس سیشن میں پرمانینٹ سیکرٹری پریذیڈنٹ ہاؤس مسٹر ایم ایس کپیے نے اپنے بیان میں بتایا کہ وہ احمدیہ سکول کے پڑھے ہوئے ہیں اور وہ اس بات پر نازاں ہیں کہ وہ احمدیہ سکول کے پڑھے ہوئے ہیں ۔کیونکہ آج جو پوزیشن ان کے پاس ہے وہ اسی تربیت کا نتیجہ ہے جو انہیں احمدیہ سکول سے ملی۔آپ نے سکول کی بعض یادوں کا بھی ذکر کیا کہ کس طرح ان کے ٹیچرز ان کی دیکھ بھال کرتے تھے اور ان کی پڑھائی کے ساتھ ان کے کردار کی بھی تعمیر کرتے تھے۔

آپ کے بعض فری ٹاؤن سٹی کونسل کے ڈپٹی مئیر جو کہ احمدیہ سکول کے فارغ التحصیل ہیں نے بیان دیا آپ نے سٹیج پر آتے ہی پہلے چند نعرے لگوائے اور اپنے سکول کے دنوں کی یاد تازہ کی۔(سیرالیون میں احمدیہ سکولوں کے طلباء زندہ باد کے نام سے بھی پہچانے جاتے ہیں کیونکہ ہمارے سکولوں کے طلباء کھیلوں وغیرہ کے موقع پر نعرے لگاتے ہیں)ڈپٹی مئیر صاحب نے بھی اپنی ترقی اور اپنی اعلی تعلیم کو احمدیہ سکول کی تربیت کا نتیجہ قرار دیا اور دوسروں کو بھی ترغیب دی کہ احمدیہ سکولوں میں تعلیم حاصل کرکے دوسرے لوگ بھی اعلی

مقام حاصل کر سکتے ہیں۔

اس سیشن میں سیرالیون کے احمدیہ سکولوں اور طلباء کو اعلیٰ پرفارمنس پر سرٹیفکیٹس اور انعامات دیئے گئے۔ ان میں پرائمری اور سیکنڈری ہر دو طرح کے سکولوں کے ہیڈ ٹیچرز، اساتذہ اور پرنسپلز اور طلباء شامل تھے۔ مہمانوں میں سے ڈپٹی میئر فری ٹاؤن، مکرم مبارک احمد طاہر صاحب مرکزی نمائندہ، ڈپٹی امراء اور بعض دوسرے مہمانوں نے اعزاز پانے والوں میں انعامات اور سرٹیفکیٹس تقسیم کئے۔

اس سیشن میں پہلی تقریر پیراماؤنٹ چیف محمد بانیاں نے کی۔

دوسری تقریر مکرم محمد نعیم اظہر صاحب مربی سلسلہ کی تھی۔ آپ نے معاشرے میں دیانت داری اور سچائی کی اہمیت کے بارے میں تقریر کی۔

اس سیشن کی آخری تقریر مولوی نورالدین سیسے صاحب کی تھی۔ آپ نے خاتم النبیین ﷺ کے بارے میں جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت کی۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر وعصر کے بعد دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ یہ اجلاس نائب امیر دوم الحاج علیو ایس دین صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے ساتھ اس اجلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

اس سیشن میں کل 3 تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر معلم منیر ابوبکر صاحب نے کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسری تقریر مسٹر اسماعیل نالو صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بوٹاؤن کی تھی۔ آپ نے مالی قربانی کی اہمیت اور جماعت کے مالی نظام کے بارے میں وضاحت کی۔

اس سیشن کی آخری تقریر مسٹر آئی ایس ایم سیسے صاحب نے کی۔ آپ نے جلسہ سالانہ کی اہمیت کے بارے میں شاملین جلسہ کو بتایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود کی ان دعاؤں کا بھی ذکر کیا جو آپ نے جلسہ کے شاملین کے لئے فرمائیں۔

اس آخری تقریر کے بعد دعا ہوئی اور دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

تیسرا دن اختتامی اجلاس

یہ اجلاس دس بجے صبح شروع ہوا۔ یہ اجلاس مکرم محترم مبارک احمد طاہر صاحب مرکزی نمائندہ کی صدارت میں تلاوت ونظم کے ساتھ شروع ہوا۔

اس سیشن میں پہلی تقریر مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر ومشنری انچارج سیرالیون نے کی۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کے دشمنوں سے حسن سلوک کے بارے میں حاضرین جلسہ کو تفصیل سے بتایا۔

اختتامی خطاب محترم مبارک احمد طاہر صاحب مرکزی نمائندہ نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں اطاعت نظام جماعت کے موضوع پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔

اس اختتامی تقریر کے بعد محترم امیر صاحب نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جانے والوں کو تحمل کے ساتھ سفر کی تلقین کی۔ آپ نے خلافت کی نئی صدی کے اس پہلے جلسے کے کامیاب انعقاد پر سب حاضرین کو مبارکباد بھی دی۔ دعا کے ساتھ یہ تین دن کا بابرکت دورانیہ اپنی برکتوں کو پھیلاتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔

حاضری جلسہ

گزشتہ سال جلسہ سالانہ کی حاضری چودہ ہزار سے زائد تھی۔ جبکہ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضری 15 ہزار آٹھ صد سے زائد رہی۔ جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔ جلسہ میں 12 ریجنز کی 395 جماعتوں نے شرکت کی۔ جلسہ کی بڑی برکت جو گزشتہ سال شروع ہوئی نومبائعین کی بڑی تعداد میں شرکت ہے۔

اس جلسہ میں ایک ہزار سے زائد غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔

سائیکلوں پر جلسہ میں شرکت

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی روشنی میں 87 نوجوانوں نے دارو اور کینما ریجن سے دو دن کا سفر سائیکلوں پر کر کے جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ سڑکوں کی خراب حالت، پرانی سائیکلیں اور نامساعد حالات کے باوجود ان نوجوانوں نے پیارے آقا کی خوشنودی کے لئے اس سفر میں حصہ لیا۔ بعض نوجوان جن کے پاس اپنی سائیکلیں نہیں تھیں انہوں نے کرائے پر سائیکلیں لیں۔ سب نوجوان جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے بہت خوش تھے۔

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں خواتین اور مردوں کے الگ الگ اجلاسات ہوئے۔ خواتین کے اجلاس کی صدارت مسٹر سلمہ کالوں ایکٹنگ صدر لجنہ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مسٹر سلمہ کالوں نے دینی پردہ کے عنوان پر تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں خواتین کو پردے کی اہمیت کے بارے میں بتایا۔

مسٹر نالو نے عورتوں کے لئے تعلیم کی اہمیت کے بارے میں تقریر کی۔

لجنہ نے اختتامی خطاب کے لئے مکرم مولانا سعید الرحمٰن صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کو دعوت دی محترم امیر صاحب نے پردہ کے اہتمام کے ساتھ یہ خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے لجنہ کو اپنی تنظیم کو فعال کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ یہ سیشن اپنے اختتام کو پہنچا۔

ویڈیو پروگرام

جمعہ اور ہفتہ کی شب بعد از نماز مغرب وعشاء پروجیکٹر کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ کے مختلف پروگرام احباب جماعت کو دکھائے گئے جنہیں بہت دلچسپی اور توجہ سے سب نے دیکھا اور سنا۔

میڈیا کوریج

جلسہ کے آغاز سے قبل ٹیلی ویژن اور اخبار کے ذریعہ لوگوں کو جلسہ کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔

جلسہ کے پہلے سیشن کی Live کارروائی سیرالیون کے نیشنل ریڈیو کے علاوہ 2 دوسرے ریڈیوز پر بھی نشر کی گئی۔ اسی طرح یہ کارروائی احمدیہ (۔) ریڈیو پر بھی لائیو نشر ہوئی۔ احمدیہ (۔) ریڈیو پر جلسہ کے تینوں دن کے پروگرامز لائیو نشر کئے گئے۔

جلسہ کے تینوں دن 8 میڈیا ہاؤسز کے نمائندگان جلسہ کی کارروائی کی کوریج کرتے رہے۔ جلسہ کے دنوں میں اور جلسہ کے بعد اخبارات میں اس بارے میں رپورٹس آتی رہی ہیں۔ ان رپورٹس کے ذریعہ لاکھوں آدمیوں تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ جلسہ کے دوسرے دن شام کو 4 میڈیا ہاؤسز کے نمائندگان نے مکرم مبارک احمد طاہر صاحب کا انٹرویو بھی کیا۔

بیعتیں

جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت دوستوں میں سے دو سو افراد کو جلسہ میں شمولیت کی بدولت قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

بک سٹال

جلسہ کے موقع پر بک سٹال کا بھی اہتمام کیا گیا جہاں جماعتی کتب رکھی گئی تھیں۔ اسی طرح امسال شائع ہونے والا جماعت احمدیہ کا کیلنڈر بھی رکھا گیا۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ کی تصویر شائع کی گئی ہے۔ جلسہ کے موقع پر مرکزی و مقامی لٹریچر ایک ملین لیونز سے زائد کا فروخت ہوا۔

پرنسپلز و ہیڈ ٹیچرز کانفرنس

جلسہ کے دوسرے دن بعد نماز عشاء ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت احمدیہ سکولز کے ٹیچرز کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں امیر جماعت سیرالیون اور مرکزی مہمان مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے بطور چیئرمین شرکت کی۔ اس میٹنگ میں سکولوں کے رزلٹ اور کارکردگی کے بارے میں تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس اجلاس میں پانچ سو سے زائد اساتذہ نے شرکت کی۔

نصرت جہاں بورڈ کی میٹنگ

جلسہ کے دوسرے دن دوپہر کو نصرت جہاں بورڈ سیرالیون کی میٹنگ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے ساتھ ہوئی۔ جس میں سیرالیون میں جماعتی کلینکس اور سکولوں کی کارکردگی کے بارے میں جائزہ لیا گیا۔

گنی کناکری سے وفد کی شمولیت

جلسہ میں ہمسایہ ملک گنی کناکری جو کہ سیرالیون کے ماتحت ہے سے مکرم طاہر محمود عابد صاحب مربی سلسلہ گنی کناکری کی سربراہی میں 11 رکنی وفد نے شرکت کی۔

سرخ کتاب کی تیاری

جلسہ کے اگلے روز جلسہ کے افسران کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور جلسہ کے دوران ہونے والی بعض غلطیوں کی نشاندہی کی گئی۔ ان تجاویز کو سرخ کتاب میں لکھا گیا تا کہ آئندہ سال ان سے بچا جاسکے۔

آنمحترم کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سیرالیون کو خلافت احمدیہ کی نئی صدی میں پہلے سے بڑھ کر ترقیات سے نوازے اور جماعت کی تربیت کے لئے مزید پروگرامز کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

غزل

مجھ کو حیرت ہے کتنا پیاسا ہے
آدمی اپنا خون پیتا ہے

ناخدا پر جنہیں بھروسہ ہے
وہ نہیں جانتے خدا کیا ہے

یہ غزل تو نہیں، کہ شعروں میں
لحنِ منصور گنگناتا ہے

گونگے بہروں میں پھنس گئے آ کر
کون اپنی زباں سمجھتا ہے

کوئی ڈوری ہلا رہا ہے ندیمؔ!
آدمی تو فقط کھلونا ہے

انور ندیمؔ علوی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 مئی 2009ء کو قبل نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم عبدالغنی صاحب

مکرم عبدالغنی صاحب کراچی 26 مئی 2009ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ جلسہ سالانہ یو۔کے میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کی غرض سے اپنے بیٹے کے پاس یہاں آئے ہوئے تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ

محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم رشید احمد خان صاحب آف لاہور معدہ کی تکلیف سے کچھ عرصہ بیمار رہ کر 20/اپریل 2009ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کی رفیقہ حضرت حمیدہ بیگم صاحبہ کی منجھلی بیٹی اور حضرت منشی دیانت خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بڑی بہو تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن سے عشق کرنے والی بہت صابرہ، شاکرہ، قناعت پسند اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر PS لندن کی والدہ تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

(2) مکرم حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ

مکرم حفیظ الدین صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال 19/اپریل 2009ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ ساہیوال کیس کی بطور وکیل پیروی کرتے رہے اور خود بھی اس کیس میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت پائی۔ آپ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم جھنگ کے پوتے، مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اہلیہ کے بھتیجے اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم سابق امام بیت فضل لندن کے داماد تھے۔

(3) مکرمہ رسول بی بی صاحبہ

مکرمہ رسول بی بی صاحبہ 4 مئی 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت صوفی علی محمد صاحب کی بہو تھیں۔ عبادت گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(4) مکرم مبشر احمد چیمہ صاحب

مکرم مبشر احمد چیمہ صاحب ہمبرگ جرمنی سے ربوہ گئے ہوئے تھے کہ مختصر علالت کے بعد و ہیں 28 مارچ 2009ء کو وفات پا گئے۔ آپ کا جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا اور بہت تعاون کرنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مبارک احمد بسراء صاحب مربی سلسلہ آکسفورڈ کے بہنوئی تھے۔

(5) مکرمہ خالدہ خانم صاحبہ

مکرمہ خالدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب گوجرانوالہ 4 نومبر 2008ء کو 52 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ بہت سادہ طبیعت کی نیک، مخلص خاتون تھیں۔ خدمت انسانیت میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ چندہ جات بروقت ادا کرتیں اور کسی اضافی چندہ کی تحریک ہوتی تو اس میں بھی شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت سے وابستگی اور اطاعت میں نمایاں تھیں۔

(6) مکرم مرزا محمد لطیف صاحب

مکرم مرزا محمد لطیف صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ 10 دسمبر 2008ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے ریٹائرمنٹ کی زندگی بڑی قناعت اور صبر وشکر سے گزاری۔ بڑی ملنسار، مرنجان مرنج طبیعت کے مالک اور احمدیت سے بے حد پیار کرنے والے بزرگ انسان تھے۔ چندہ عام کے علاوہ مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کارکن وقف جدید کے والد تھے۔

(7) مکرمہ ہاجرہ صدیقہ صاحبہ

مکرمہ ہاجرہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ 14 دسمبر 2008ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند نیک خاتون تھیں۔ خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ آخر دم تک بڑی استقامت کے ساتھ اپنے عہد بیعت پر قائم رہیں۔

(8) عزیزم ارمغان احمد

مکرم عزیزم ارمغان احمد صاحب ابن مکرم مرزا محمد ارشد صاحب ربوہ 26/اپریل 2009ء کو سانس کی تکلیف ہوئی تو فوری طور پر انہیں فضل عمر ہسپتال لے جایا گیا جہاں آپ وفات پا گئے۔ مرحوم کی عمر 16 سال تھی اور اس سال میٹرک کا امتحان دے کر فارغ ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ سب مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم عبدالستار صاحب دہلوی دارالیمن وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میری بیٹی مکرمہ دردانہ نازلی صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب لندن کو مورخہ 10 مئی 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام منصور احمد شامر عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم مبارک احمد شاہد صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور نافع الناس وجود بنائے نیز عمر دراز اور دین ودنیا کی حسنات عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب معلم وقف جدید فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ عائشہ کنول صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الوحید احمد صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 19 مئی 2009ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نوید احمد عطا فرمایا ہے۔ جو کہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم عبدالرشید صاحب جرمنی کا پوتا اور مکرم مرزا صدیق احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید فیکٹری ایریا ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین بنائے نیز صحت وتندرستی والی لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مشہور انگریز مہم جو رابرٹ اسکاٹ

مشہور انگریز مہم جو رابرٹ فیلکن اسکاٹ 6 جون 1868ء کو پیدا ہوا۔ وہ برطانیہ کی نیوی میں افسر تھا قطب جنوبی کو سر کرنے کے لئے حکومت برطانیہ نے 1901ء تا 1904ء اس کی سرکردگی میں ایک مہم بھیجی جو ناکام واپس آ گئی۔ پھر بھی یہ قطب جنوبی کے میدان تک پہنچ گئی تھی اور اس طرح اسکاٹ پہلا انسان تھا۔ جس نے قطب جنوبی کے میدان میں قدم رکھا۔

1910ء میں اسکاٹ ہی کی سرکردگی میں ایک اور مہم قطب جنوبی روانہ کی گئی۔ اسی زمانہ میں ناروے کا ایک اور مہم جو رولڈ ایمنڈسن بھی قطب جنوبی سر کرنے کی مہم پر روانہ ہوا۔ اسکاٹ اپنے 32 ساتھیوں کے ہمراہ ٹیراہ نووا نامی جہاز پر 25 نومبر 1910ء کو نیوزی لینڈ سے روانہ ہوا۔

1912ء میں راستے کی صعوبتوں اور موسم کی تکالیف کا مقابلہ کرتے ہوئے جب وہ 18 جنوری کو قطب جنوبی پہنچے تو معلوم ہوا کہ رولڈ ایمنڈسن ان سے بازی لے جا چکا ہے اور وہ 14 دسمبر 1911ء کو ہی قطب جنوبی پر ناروے کا جھنڈا لہرا چکا ہے۔ اسکاٹ اپنے چار ساتھیوں کے ہمراہ قطب جنوبی پہنچا تھا۔ بہرحال انہوں نے ناروے کے جھنڈے کے ساتھ برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔ سائنسی مشاہدات کئے اور واپسی کا سفر شروع کیا۔

واپسی کا سفر ہلاکت اور تباہی سے بھرا ہوا تھا۔ سب سے پہلے 17 فروری کو ان کا ایک ساتھی پٹی آفیسر ایونز ایک کھائی میں گرنے سے زخمی ہونے کے باعث ہلاک ہو گیا۔ چاروں افراد کی خوراک کم ہوتی جا رہی تھی اور طوفان کے باعث انہیں نقل وحرکت میں سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ 17 مارچ کو کیپٹن اوٹس کا جنم دن تھا وہ اس رات کیپٹن اسکاٹ کا ساتھ چھوڑ گیا اور اپنے ساتھیوں کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔

اب مہم میں تین آدمی رہ گئے تھے اور 150 میل کا سفر باقی تھا کہ پھر برف کا طوفان آ گیا۔ خوراک بھی ختم ہو چکی تھی اور ابھی وہ خوراک کے ڈپو سے گیارہ میل دور تھے۔ اس حالت میں کیپٹن اسکاٹ نے اپنے روزنامچے میں چند آخری فقرے لکھے۔ جو یہ تھے۔

"اگر ہم زندہ رہتے تو میں آپ کو بتاتا کہ میرے ساتھیوں نے کس عظیم ہمت، برداشت اور ثابت قدمی کا ثبوت دیا کیسی کیسی مصیبتیں اٹھائیں یہ واقعات انگریز قوم کے ہر فرد کے دل میں حرارت پیدا کرتے۔ اب صرف میرا روزنامچہ اور ہمارے مردہ جسم ہی ہمارے سفر کی کہانی بیان کریں گے"۔

جب اسکاٹ اور ان کے ساتھی منزل مقصود پر نہ پہنچے تو ان کی تلاش میں ایک مہم روانہ کی گئی۔ جنہوں نے ایک خیمے میں اسکاٹ اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دریافت کیں۔ اسکاٹ کے پاس ہی اس کی ڈائری پڑی تھی۔ یہ ڈائری بعد میں Scot's last expedition کے نام سے اشاعت پذیر ہوئی۔

وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ کے زیر انتظام
سمر لینگوئج کلاسز کا آغاز

وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ ملحق بیت النصرت دارالرحمت وسطی میں مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق سمر لینگوئج کلاسز کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

☆ عربی لیول 1 (پنجم تا مڈل) واقفین و واقفات نو
☆ انگریزی لیول 1 (پنجم تا مڈل) واقفین و واقفات نو
☆ انگریزی لیول 2 (ایف اے تا ایم اے) واقفات نو
☆ انگریزی لیول 2 (ایف اے تا ایم اے) واقفین نو
☆ انگریزی لیول 3 (لیول 2 پاس کرنے والی طالبات اس کلاس میں داخلہ لے سکتی ہیں)

مورخہ 10 اور 11 جون 2009ء کو عصر تا مغرب بیت النصرت دارالرحمت وسطی سے ملحقہ وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ سے رجسٹریشن فارم حاصل کر لیں۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر: 047-6011966 پر رابطہ فرمائیں۔

(انچارج وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم میاں رضی احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ناصرہ بشیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع مردان کئی ماہ سے پتہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے سے بہتر ہیں لیکن جسم میں کمزوری ہے۔ مورخہ 10 جون 2009ء کو راولپنڈی میں ان کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرمہ عطیۃ القدیر صاحبہ تاج پورہ لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری بھانجی سطوت ودود واقفہ نو عمر پونے دو سال بنت مکرم عبدالودود صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ مغلپورہ لاہور حال آسٹریلیا پیٹ کی انفیکشن اور شدید گیسٹرو پرابلم کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے بچی کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر کیپٹن محمد یحیٰی سعود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد محترم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک سال سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا اسلام بیگ صاحب

جپسم۔ ایک کیمیائی مرکب

جپسم ایک کیمیائی مرکب ہے۔ جو قدرتی حالت میں پتھر کی صورت میں پنجاب کے اضلاع خوشاب، میانوالی اور ڈیرہ غازی خاں (تونسہ) اور صوبہ سرحد میں کوہاٹ کے پہاڑی علاقوں میں بکثرت دستیاب ہے۔ جپسم کا استعمال دیگر انڈسٹریل مقاصد کے علاوہ کلراٹھی زمینوں کی اصلاح کے لئے بے حد مفید ہے۔ یہاں پر جپسم کا بیان صرف زرعی مقاصد تک محدود ہے۔

پاکستان میں ہر سال ہزاروں ایکڑ رقبہ کلر اور تھور کی نذر ہو جاتا ہے۔ جس سے ملک کی مجموعی زرعی پیداوار متاثر ہو رہی ہے۔ ایک سروے کے مطابق صرف پنجاب میں 80 فیصد رقبہ پر کلر و تھور کے اثرات پائے جاتے ہیں جس کی بنیادی وجہ زمین میں سوڈیم کے نمکیات کی زیادتی ہے۔ یہ نمکیات یا تو سیم کی وجہ سے زمین کی اوپر والی تہوں میں آ جاتے ہیں اور یا ٹیوب ویل کے ناقص پانی کے استعمال سے جس میں نمکیات کی زیادتی ہوتی ہے۔ یہ نمکیات زمین کی سطح پر سفید اور کالے کلر کی صورت میں نظر آتے ہیں سفید کلر میں کیلشیئم کلورائیڈ، کیلشیئم بائی کاربونیٹ، میگنیشیم کلورائیڈ، سوڈیم سلفیٹ اور سوڈیم کلورائیڈ وغیرہ کے اجزا بکثرت ہوتے ہیں۔ یہ اجزا پانی میں آسانی سے حل ہو جاتے ہیں۔ کلر کی دوسری قسم یعنی کالے کلر میں سوڈیم کاربونیٹ، سوڈیم کلورائڈ اور کیلشیئم کاربونیٹ کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ نمکیات پانی میں حل نہیں ہوتے بعض دفعہ کلراٹھی زمین میں سفید اور کالے کلر کے نمکیات دونوں موجود ہوتے ہیں۔

عام طور پر یہ باریک پاؤڈر کی صورت میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں موجود کیلشیئم سلفیٹ زمین میں موجود نمکیات کے ایک ساتھ وافر پانی کی موجودگی میں ایک کیمیائی عمل کے ذریعے کیلشیئم کلورائڈ، کاربونیٹ اور سوڈیم کلورائڈ وغیرہ کو کیلشیئم سلفیٹ کی صورت میں تبدیل کر دیتا ہے اور یہ نمکیات وافر پانی کی موجودگی میں زمین کی نچلی تہوں میں چلے جاتے ہیں اور زمین نرم اور قابل کاشت ہو جاتی ہے۔ چونکہ جپسم ایک کیمیائی عمل کے ذریعے کلراٹھی زمینوں کے اصلاح کار کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے جپسم کے استعمال سے پہلے زمین اور ٹیوب ویل کے پانی کا تجزیہ کرانا ضروری ہے اس مقصد کے لئے ضلعی سطح پر تجزیہ گاہیں (لیبارٹریز) موجود ہیں اس سلسلہ میں مزید راہنمائی علاقہ کے زراعت آفیسر سے لینی چاہئے۔ جپسم کی فی ایکڑ مقدار عام طور پر دو سے پانچ ٹن تک ہوتی ہے اور اس کا تعین زمین کے تجزیہ کے بعد ہی ممکن ہے۔

استعمال

☆ جپسم کی کل مقدار کو زمین میں یکساں بکھیر کر ہل چلائیں۔

☆ پھر اس کھیت کو تقریباً چار پانچ انچ گہرے پانی سے بھر دیں۔

☆ زمین کے وتر آنے پر دوبارہ ہل چلائیں اور کھیت میں پانی کھڑا کر دیں اور جہاں تک ممکن ہے پہلے چاول کی فصل کاشت کریں تاکہ پانی کی وجہ سے جپسم کا دوسرے نمکیات کے ساتھ باہمی طور پر کیمیائی عمل ہو سکے۔

☆ نمکین پانی والے ٹیوب ویلوں کے حوضوں اور کھالوں میں جپسم کے پتھر ڈال دیں۔ اس طرح پانی میں مضر نمکیات تقریباً ختم ہو جاتے ہیں اور پانی قابل آبپاشی ہو جاتا ہے۔

خبریں

سوات میں ہائی ویلیو ٹارگٹس کو نشانہ بنایا جا رہا ہے

چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق کیانی نے کہا ہے کہ شدت پسندوں کو ہر قیمت پر شکست دی جائے گی۔ سوات میں فیصلہ کن حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جیو کے مطابق آرمی چیف نے کہا کہ سوات میں ہائی ویلیو ٹارگٹس کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ طالبان قیادت ختم کرنے کے لئے محدود پیمانے پر آپریشن جاری رہے گا۔ عوام کے تحفظ کیلئے فوج سوات میں رہے گی

اسلامی دنیا کے ساتھ نئے تعلقات کا آغاز کرنا چاہتے ہیں

امریکی صدر اوباما نے مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں واقع یونیورسٹی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ مسلمانوں کا حریف نہیں ہم مسلم دنیا کے ساتھ نئے تعلقات کا آغاز کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان اور افغانستان کے مسائل کا طاقت سے حل ممکن نہیں۔ مسئلہ فلسطین کا واحد حل دو ریاستوں کا قیام ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 6 جون

طلوع فجر	4:32
طلوع آفتاب	6:00
زوال آفتاب	1:07
غروب آفتاب	8:13

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

خوشخبری احمدیوں کی اپنی کوریئر سروس
Hoovers World Wide Express
کوریئر سروس کی جانب سے جلسہ سالانہ یو کے کے موقع پر زبردست آفر (20 کلو پارسل کے ریٹ)
فی کلو ریٹس: یو کے Rs.250/- ، جرمنی Rs.280/- ، یو ایس اے کینیڈا Rs.440/-
کم ترین ریٹ تیز ترین سروس بذریعہ DHL پک کرنے کی سہولت موجود ہے۔
C.E بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
بیسمنٹ 25 القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
PH 0333-6708024, 0345-4866677
042-5054243

سبینا ٹریولز کی ایک اور پیشکش
کینیڈین امیگریشن
درج ذیل Categories کے تحت کینیڈین امیگریشن کی تیاری اور حصول کیلئے 18 سالہ تجربہ کار آفیسر کی خدمات حاصل کریں۔
FREE ASSESSMENT
1.Skilled Workers/Doctors
2. Family Sponsorship
3. Provincial Nominee Programme
برائے رابطہ
Mr. Umar Farooq
(Ex Immigration Offficer, Canadian High Commission)
Ph:051-2829702, Fax:051-2829652
Cell:0331-5543177
E-mail:umar_farooq63@hotmail.com
SABINA TRAVELS
14/22-E, Saeed Plaza, Blue Area, Islamabad

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال
ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ائیر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

FD-10

ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
مردانہ اور زنانہ تمام امراض کا علاج کیا جاتا ہے
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

A.S. INTERNATIONAL EXPORTER
Fresh Fruit & Vegetable
Spicalist in Mango Export
Through out the world
Contact: Babr Abdussalm:
0333-4155166,0300-4140595
www.asintelpk.com